❁❁❁ تقریر ❁❁❁

تقریر بابت اخلاقیات
وقت 5-7 منٹ

اَمرِبِالمَعرُوف نَہِی عَنِ المُنکَر

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (آلِ عمران:111)

کہ تم سب سے بہتر جماعت ہو جسے لوگوں کے فائدہ کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ تم نیکی کی ہدایت کرتے ہو اور بدی سے روکتے ہو۔

قائم ہو پھر سے حکمِ محمدؐ جہان میں
ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

پیارے سامعین! مجھے آج آیتِ قرآنیہ کے ایک اہم حصے تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ پر اپنی گزارشات عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جو آیت مَیں نے ابھی تلاوت کی ہے اِس میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی چار ذمہ داریوں کا ذکر فرمایا ہے۔

اول: وہ اپنے علم و عمل اور نیکی و تقویٰ میں باقی تمام لوگوں سے بہتر ہوں۔

دوم: وہ بنی نوع انسان کے لئے ہر طرح سے نفع بخش ہوں اور ان کی ہمدردی سے پُر ہوں اور ان کی بھلائی کے لئے کوشاں ہوں۔

سوم: وہ امر بالمعروف کرنے والے یعنی نیکی کا حکم دینے والے ہوں اور نہی عن المنکر یعنی بُرائیوں سے روکنے والے ہوں اور ایسا اعلیٰ درجہ کا نمونہ پیش کرنے والے ہوں کہ انہیں دیکھ کر خود بخود نیکی کی طرف رغبت اور بدی سے نفرت پیدا ہو۔

چہارم: وہ اللہ تعالیٰ پر حقیقی اور دلکش ایمان رکھنے والے ہوں، ایسا ایمان جو انسان کی سفلی زندگی کو جلا ڈالتا ہے اور اس کے اندر ایک نور پیدا کر دیتا ہے اور خدا تعالیٰ کے لئے ہر قسم کی قربانیاں کرواتا ہے۔

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جس نے مسلمانوں کی زندگی کے تمام شعبوں میں کامل رہنمائی کی ہے۔ نیکی کا پیغام اپنوں اور غیروں تک پہنچانے کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں ایک اور جگہ فرماتا ہے:

يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَأُولَئِكَ مِنَ الصَّالِحِينَ (آل عمران:115)

کہ وہ اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور یوم آخر پر اور اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے روکتے ہیں اور نیکیوں میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہیں اور یہی ہیں وہ جو صالحین میں سے ہیں۔

اللہ رب العزت نے انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر فطری خوبیوں سے مزین کیا۔ ان خوبیوں میں سے ایک خوبصورت خوبی امر بالمعروف، نہی عن المنکر ہے۔ جتنے انبیائے کرام مبعوث کئے گئے ان تمام میں کچھ صفات یکساں تھیں ان میں سے ایک امر بالمعروف، نہی عن المنکر بھی ہے۔ ایک ایسی صفت جو انسان کو کائنات میں بسنے والی دیگر تمام مخلوقات سے ممتاز کرتی ہے۔ انسانی سیرت و کردار کی تعمیر میں اس وصف کی بہت اہمیت ہے۔ اس سے اخلاقی معیار بلند ہوتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (آل عمران:105)

کہ چاہئے کہ تم میں سے ایک جماعت ہو۔ وہ بھلائی کی طرف بلاتے رہیں اور اچھی باتوں کی تعلیم دیں اور بری باتوں سے روکیں۔ اور یہی ہیں وہ جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمد سا نہ پایا ہم نے

سامعین! اللہ تعالیٰ نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی شمع حضرت آدم علیہ السلام کے ہاتھ سے روشن کی پھر اس شمع کو روشن رکھنے کے لئے مختلف انبیاء علیہم السلام کو بھیجا جنہوں نے اپنے اپنے وقت میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اہم ذمہ داری احسن رنگ میں ادا کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو نصیحت فرمائی کہ لوگوں کو نیکی کی تحریک کرتے رہو اور بُرائی سے روکو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصلاحِ معاشرہ کے حوالے سے نیکی کی تحریک کرنے اور بُرائی سے نہ روکنے کی مثال یوں دی کہ کچھ لوگ کشتی میں سفر کر رہے ہوں۔ ان میں سے ایک آدمی کشتی میں سوراخ کرنے لگے اور دوسرے اسے نہ روکیں تو بالآخر کشتی ڈوب کر رہے گی اور سب ہلاک ہوں گے۔

(بخاری کتاب الشرکۃ باب ھل یقرع فی القسمہ:2313)

اسلامی تعلیمات کو اپنا کر، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل کے ذریعہ جہاں ہم اللہ تعالیٰ کے افضال و برکات کو جذب کر سکتے ہیں وہاں اس خوبی کی وجہ سے بُرائیوں سے نجات حاصل کر سکتے ہیں۔ یقیناً امر بالمعروف، نہی عن المنکر سے نیکی کی روشنی پھیلتی ہے جو کہ اندھیرے وجودوں کو روشن کرتی ہے۔ حضرت سَہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا خدا کی قسم! تیرے ذریعہ ایک آدمی کا ہدایت پا جانا اعلیٰ درجے کے سرخ اونٹوں کے مل جانے سے زیادہ بہتر ہے۔

(مسلم کتاب الفضائل باب فضائل علیؓ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
نیک بات کا حکم دینا اور ناپسندیدہ باتوں سے روکنا بھی صدقہ ہے۔

(مسلم کتاب الزکوٰۃ)

خوشبو زندگی کی ایک بہت بڑی حقیقت ہے۔ پھولوں اور موسمِ بہار کی خوشبو موسمی اور وقتی ہوتی ہے لیکن نیک کاموں اور نیک اعمال کی خوشبو کبھی ختم نہیں ہوتی۔ یہ پھول نہ کبھی مرجھاتا ہے نہ اسے خزاں آتی ہے گویا یہی ایک سچی اور حقیقی خوشبو ہے۔ امر بالمعروف کی خوشبو صدقہ جاریہ کا روپ دھار کا امر ہو جاتی ہے۔ امر بالمعروف، نہی عن المنکر ایک ایسا پھول ہے جو پورے گلشن کو مہکاتا ہے اور جسکی خوشبو کبھی ختم نہیں ہوتی۔ امر بالمعروف کی خوشبو صدقہ جاریہ کا روپ دھار لیتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جو شخص کسی نیک کام اور ہدایت کی طرف بلاتا ہے۔ اُس کو اتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا ثواب اِس بات پر عمل کرنے والے کو ملتا ہے اور اُن کے ثواب سے کچھ بھی کم نہیں کیا جاتا۔

(مسلم کتاب العلم)

محنت ہو اگر سچی ضائع وہ نہیں ہوتی
تم کام کئے جاؤ اخلاص سے ہمت سے

سامعین! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے۔ اَلدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ نیکی کی طرف راہنمائی کرنے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہوتا ہے۔ جس طرح ایک شیریں چیز کھانے کے بعد زبان اس کے ذائقہ سے دیر تک لطف اندوز ہوتی ہے۔ جس طرح ایک گلاب کا پھول اپنی خوشبو سے انسانی دماغ کو ایک عرصہ تک معطر رکھتا ہے۔ اُسی طرح امر بالمعروف، نہی عن المنکر سے انسان اپنے ماحول اور معاشرے پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔ نیک باتوں کی نصیحت کرنے اور بُری باتوں سے روکنے کے

بارہ میں ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا: تم میں سے جو شخص بُرائی دیکھے اور اس میں اس کے روکنے کی مؤثر طاقت ہو تو وہ اس کو اپنے ہاتھ سے روک دے اور اگر اس میں ایسا کرنے کی طاقت نہ ہو تو زبان سے روکنے کی کوشش کرے۔ اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو یعنی اس کی بات کا اثر نہ ہو تو دل میں بُرا منائے اور یہ کمزوری کے لحاظ سے ایمان کا آخری درجہ ہے یعنی برائی کو اگر دل میں بھی بُرا نہ مانے تو اس کے ایمان کی کیا قدر و قیمت!

(مسلم کتاب الایمان)

لیکن جہاں ہاتھ سے روکنا پسندیدہ نہ ہو وہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نصیحت فرما کر فرض تبلیغ سے سبکدوش ہو جاتے تھے۔ وفات وغیرہ کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بین یا واویلا کرنے سے منع فرماتے تھے لیکن چونکہ غم کی حالت میں جذبات پر انسان بعض دفعہ بے اختیار اور مغلوب ہو جاتا ہے اس لئے اس پہلو سے شفقت کا دامن جھکا کے رکھتے تھے۔ چنانچہ آپؐ کے چچازاد بھائی حضرت جعفر طیارؓ کی غزوہ موتہ میں شہادت کے موقع پر خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت صدمہ تھا۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے اور چہرہ سے غم کے آثار صاف عیاں تھے۔ مَیں دروازے کی درز سے دیکھ رہی تھی۔ ایک شخص نے آکر کہا کہ جعفرؓ کی عورتیں رو رہی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ انہیں منع کرو۔ وہ گیا اور تھوڑی دیر میں واپس آکر کہنے لگا کہ وہ میری بات تو نہیں مانتیں۔ آپؐ نے فرمایا دوبارہ انہیں جاکر منع کرو۔ تیسری دفعہ اس نے آکر پھر کہا کہ وہ تو ہم پر غالب آگئی ہیں یعنی کہنا نہیں مانتیں۔ آپؐ نے فرمایا ان کے مونہوں پر مٹی پھینکو یعنی انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں مَیں نے دل میں کہا اللہ تمہیں رسوا کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں جو حکم دیا ہے وہ تو تم کر نہیں سکے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دینے سے بھی باز نہیں آتے ہو۔

(بخاری)

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنھما کہتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ایک شخص کو قیامت کے روز لایا جائے گا پھر اُسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا تو اس کی انتڑیاں آگ میں پیٹ سے باہر نکل آئیں گی۔ اس پر وہ ان کے گرد اس طرح چکر لگائے گا جس طرح گدھا اپنے کیلے کے گرد چکر لگاتا ہے۔ پھر جہنم والے اس کے گرد جمع ہو جائیں گے اور اس سے پوچھیں گے تمہارا کیا معاملہ ہے۔ کیا تو ہمیں معروف کام کرنے اور ناپسندیدہ امور کو ترک کرنے کا حکم نہ دیتا تھا؟ اس پر وہ کہے گا میں تم کو معروف کام کرنے کا حکم دیتا تھا مگر خود معروف کام نہ کرتا تھا اور مَیں تم کو ناپسندیدہ افعال کا مرتکب ہونے سے روکتا تھا مگر مَیں خود ان کو بجالاتا تھا۔

(بخاری کتاب بدء الخلق باب صفۃ النار)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

”ایک احمدی مسلمان جس کو نیکی کا حکم دینے اور بُرائیوں سے روکنے کا حکم ہے اسے سب سے پہلے اپنے آپ کو ہی برائیوں سے پاک کرنا ہو گا اور نیکیوں کو اختیار کرنا ہو گا۔ تبھی وہ دوسروں کو حکم دے سکتا ہے۔ ورنہ اگر ہم یہ نہیں کرتے تو ہم منافقت اور دوغلی باتوں کے مرتکب ہوتے ہیں اور ایسے لوگوں کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑا سخت انذار فرمایا ہے کہ ایسے لوگ جہنمی ہیں جن کے قول و فعل میں تضاد ہوتا ہے۔۔۔ اس لئے ہر احمدی کو جو نیکیوں کی تلقین دوسروں کو کرتا ہے خود بھی ان نیکیوں پر عمل کرنا چاہئے اور خاص طور پر جن کے سپرد جماعت کی طرف سے یہ کام ہوتا ہے ان کو تو بہت زیادہ محتاط ہونا چاہئے اور اپنی اصلاح کی طرف توجہ کرتے ہوئے، اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے، اس کا فضل مانگنا چاہئے... اگر یہ انذار سن کر کسی کو یہ خیال آئے کہ پھر تو بہتر ہے کہ مَیں خاموش رہوں اور کبھی نیکیوں کی تعلیم نہ دوں اور نہ بری باتوں سے روکوں جب تک کہ مَیں خود اس قابل نہیں ہو جاتا۔ اگر یہ خیال آئے گا تو انسان اپنی اصلاح سے بے پرواہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے یہ تعلیم دینا بھی ضروری ہے کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے۔ پس ہر ایک کے لئے ضروری ہے کہ وہ نیکیوں کی تعلیم بھی دے اور ساتھ ساتھ اپنا محاسبہ بھی کرتا رہے، اپنا جائزہ بھی لیتا رہے کہ میری اصلاح ہو رہی ہے کہ نہیں۔ یہ انتہائی ضروری امر ہے۔“

(خطبہ جمعہ 6 مئی 2005ء)

حضرت حُذَیفَہ بن یَمَان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ تم ضرور امر بالمعروف کرو گے اور تم ضرور ناپسندیدہ باتوں سے منع کرو گے یا پھر ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنا عذاب نازل کرے۔ (عذاب نازل ہونے پر) تم اس سے دعا کرو گے مگر تمہاری دعا قبول نہیں کی جائے گی۔ (ترمذی کتاب الفتن باب ماجاء فی الامر بالمعروف)

سامعین! حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”پس زبان کو جیسے خدا تعالیٰ کی رضا مندی کے خلاف کسی بات کے کہنے سے روکنا ضروری ہے۔ اسی طرح امر حق کے اظہار کے لئے کھولنا لازمی امر ہے۔ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (آل عمران:115) مومنوں کی شان ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے سے پہلے ضروری ہوتا ہے کہ انسان اپنی عملی حالت سے ثابت کر دکھائے کہ وہ اس قوت کو اپنے اندر رکھتا ہے کیونکہ اس سے پیشتر کہ وہ دوسروں پر اپنا اثر ڈالے اس کو اپنی حالت اثر انداز بھی تو بنانی ضروری ہے۔ پس یاد رکھو کہ زبان کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے کبھی مت روکو۔ ہاں محل اور موقع کی شناخت بھی ضروری ہے اور انداز بیان ایسا ہونا چاہئے جو نرم ہو اور سلاست اپنے اندر رکھتا ہو اور ایسا ہی تقویٰ کے خلاف بھی زبان کا کھولنا سخت گناہ ہے“

(ملفوظات جلد اول صفحہ 281،282)

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے
گر یہ جڑ رہی تو سب کچھ رہا ہے

(درثمین)

امر بالمعروف، نہی عن المنکر کا دامن چھوڑ کر زندگی کبھی ثمر بار نہیں ہوسکتی۔ امر بالمعروف، نہی عن المنکر سے معاشرہ میں نیکی کی تحریک اور بدی سے روکنے کا اہتمام ہوتا ہے۔ اس سے انسانی صلاحیت نشوو نما پاتی اور معجزے دکھاتی ہے یہ سچائی اور روشنی کا وہ رستہ ہے جو بنی نوع انسان کو اپنے پیدا کرنے والے رب سے ملاتا ہے، انسانیت کو گمراہی کی موت سے کھینچ کر زندگی کے اعلیٰ مدارج تک پہنچاتا ہے، انسان کو قلب وجاں سے لے کر روح تک روشن کرتا ہے اس کے ذریعے آدمی ایمان ویقین کی دنیا آباد کرتا ہے۔ انسانی شخصیت کی تعمیر کرنے اور اس میں حسن اخلاق کے جوہر کی آبیاری کرنے کے لئے اس خلق کو شعار بنانا ضروری ہے۔

سنو سنو، یہ محبت کی بات ہے لوگو
پیو پیو کہ یہ آبِ حیات ہے لوگو

ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

”ہمیشہ یہ یاد رکھیں کہ حق کے اظہار کے لئے کبھی بزدلی کا مظاہرہ نہیں کرنا کیونکہ جرأت سے نیکیوں کو پھیلانا، ان کے کرنے کا حکم دینا اور برائیوں سے روکنا ہی ایک معیار ہے جس سے مومن ہونے کا پتہ چلتا ہے۔ لیکن مومن کا عمل بھی اس کے مطابق ہونا چاہئے۔ جب اپنا عمل بھی ہوگا تب ہی اثر بھی قائم ہوگا اور جب عمل ہوگا تو پھر سختی کی ضرورت نہیں رہے گی۔ ایسے آدمی کی تلقین کا بھی لوگ نیک اثر لیں گے جن کے اپنے عمل بھی اچھے ہوں گے۔“

(خطبہ جمعہ 6 مئی 2005ء)

خدا کرے امر بالمعروف ہمارا طرۂ امتیاز اور نہی عن المنکر ہماری پہچان ہو۔ آمین

(کمپوزڈ: حافظ عبد الحمید)

✪✪✪✪